# 65683 ـ كافرہ بیوی اولاد كے سامنے شراب نوشی كرتی ہے اور طلاق كی صورت میں اولاد كو ساتھ لے جانے كا خدشہ ہے

## سوال

میں نے ایك عیسائی عورت سے شادی كر ركھی ہے اور اس سے میرے دو بچے بھی ہیں، ایك رمضان المبارك كے مہینہ میں ایسا ہوا كہ میں افطاری كر رہا تھا كہ كھانے كے دوران میری بیوی نے شراب نوشی شروع كر دی، اور میں اسے اس سے نہ روك سكا، كیونكہ اگر میں روكنے كی كوشش كرتا تو وہ طلاق كا مطالبہ كرتی اور ہو سكتا ہے طلاق كی صورت میں بچوں كی پرورش كا حق بھی حاصل كر لیتی، اس طرح میرے لیے بچوں كو دین اسلام كی تعلیم دین مشكل ہو جاتا.
میرا سوال یہ ہے كہ كیا رمضان المبارك میں جب وہ شراب نوشی كرے اور اس كے خاندان والے شراب نوشی كریں تو كیا میرے لیے ان كے ساتھ بیٹھنا حرام ہے، حالانكہ میں شراب نوشی نہیں كرتا ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

جواب :

اگرچہ كتابی عورت ( یعنی یہودی اور عیسائی ) سے شادی كرنا جائز ہے، لیكن اس میں بہت سارے خطرات پائے جاتے ہیں، جن میں سب سے بڑا خطرہ اولاد كے دین كا ہے كیونكہ وہ عورت اپنے خاوند كی اولاد كو دین اسلام سے دور لے جانے كی كوشش كریگی، اور خاص كر جب وہ غیر مسلم ملك میں بستی ہو تو قانون بھی اس كے ساتھ ہے.

جب بچے ماں كو شراب نوشی كرتے ہوئے دیكھیں تو آپ اولاد كو كیسے مطمئن كر سكتے ہیں كہ شرام نوشی حرام ہے!!

اكثر علماء كرام كہتے ہیں كہ اگر كوئی شخص كسی كتابی عورت سے شادی كرے تو وہ اسے شراب نوشی سے روكے گا، اور خنزیز كا گوشت كھانے سے بھی منع كرےگا، شافعی اور حنبلی حضرات كے جمہور فقھاء كا مسلك یہی ہے، اور احناف كی ایك جماعت بھی اسی كی قائل ہے.

احناف كی كتاب: البحر الرائق " میں بعض احناف سے منقول ہے كہ:

" مسلمان خاوند كو حق حاصل ہے وہ اپنی ذمی بیوی كو شراب نوشی سے بالكل اسی طرح روكےگا جس طرح وہ اپنی

مسلمان بیوی کو پیاز اور لہسن کھانے سے روکتا ہے کیونکہ اسے ناپسند ہو تو وہ مسلمان بیوی کو ایسا کرنے سے روک سکتا ہے، یہی حق ہے جو کسی پر مخفی نہیں " انتہی

دیکھیں: البحر الرائق ( 3 / 111 ).

اور شافعیہ کی کتاب " مغنی المحتاج " میں درج ہے:

" نان و نفقہ اور تقسیم و طلاق کے مسائل میں منکوحہ کتابی عورت بھی مسلمان عورت کی طرح ہے، اسے بھحیض و نفاس اور جنابت سے غسل پر مجبور کیا جائیگا، اور خنزیر کھانے سے روکا جائیگا، اور اسے اور مسلمان عورت دونوں کو اس کے نجس اعضاء دھونے پر مجبور کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: مغنی المحتاج ( 4 / 314 ).

اور حنابلہ کی کتاب " الانصاف " میں درج ہے:

" ذمی عورت کو نشہ آور اشیاء اور نشہ کرنے سے روکا جائیگا، صحیح مسلك یہی ہے کہ جب نشہ آور نہ ہو تو اسے اس سے نہیں روکا جائیگا ( امام احمد رحمہ اللہ نے یہی بیان کیا ہے ) اور امام احمد سے ایك روایت میں ہے کہ: اسے مطلقا روکا جائیگا.

اور الترغیب میں ہے: خنزیر کھانے سے بھی اسی طرح منع کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: الانصاف ( 8 / 352 ).

مالکیہ کہتے ہیں کہ:

" خاوند کو حق نہیں کہ وہ کتابی بیوی کو شراب نوشی کرنے اور خنزیر کھانے سے روکے "

دیکھیں: التاج و الاکلیل ( 5 / 134 ).

اگر آپ اپنی بیوی کو بچوں کے سامنے شراب نوشی کرنے سے نہیں روك سکتے جیسا کہ آپ نے بیانکیا ہے کہ ہو سکتا ہے وہ طلاق کا مطالبہ کر دے اور اولاد کو لے کر چلتی بنے، تو اس صورت میں آپ کو اپنی بیوی پر واضح کرنا چاہیے کہ آپس میں حسن معاشرت اور حسن سلوك کا تقاضہ اور خاوند بیوی کے مابین بہتر اور اچھے تعلقات یہی ہو سکتے ہیں کہ تم بچوں کے سامنے شراب نوشی مت کیا کرو.

اور اگر وہ ایسا کرنے سے انکار کرتی ہے تو پھر آپ کو چاہیے کہ جب وہ اس برائی کے مرتکب ہو رہے ہوں تو آپ

ان كے ساتھ مت بیٹھیں، بلكہ وہاں سے اٹھ جائیں، اس برائی سے انكار كا ایك طریقہ یہ بھی ہے.

جیسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

یقینا تم پر كتاب قرآن مجید میں یہ نازل كیا گیا ہے كہ جب تم اللہ تعالى كى آیات كے ساتھ كفر ہوتا سنو اور ان سے استہزاء و مذاق ہوتا ہوا سنو تو ان كے ساتھ اس وقت تك مت بیٹھو جب تك كہ وہ كسی اور بات میں مشغول نہ ہو جائیں، اگر تم بیٹھو گے تو پھر تم بھی انہیں جیسو ہوگے، یقینا اللہ تعالى منافقوں اور كافروں كو اكٹھے جہنم میں جمع كرنے والا ہے النساء ( 140 ).

جو شخص ہاتھ سے برائی كو نہ روك سكتا ہو اس كے لیے قاعدہ اور اصول یہی ہے كہ اگر استطاعت ركھتا ہو تو وہ اس جگہ سے اٹھ جائے وگرنہ وہ بھی گناہ میں مجرم كے ساتھ برابر كا شریك ہوگا.

آپ كو صبر و تحمل سے كام لینا چاہیے، اور اس بیوی كو دین اسلام كى دعوت كى ہر ممكن كوشش كریں، اور اپنے اخلاق و اعمال كے ساتھ اس كے ہاں دین اسلام كى محبت پیدا كریں.

ہم آپ كو نصیحت كرتے ہیں كہ اس كى ہدایت كے لیے زیادہ سے زیادہ دعا كریں، كیونكہ دعا بہت عظیم ہتھیار ہے، ہو سكتا ہے اللہ سبحانہ و تعالى اسے اور اس كے خاندان والوں كو آپ كے ہاتھ پر ہدایت نصیب فرما دے.

واللہ اعلم